آیاتِ پردہ پر قدیم وجدید مفسرین کے مناہج کا تحقیقی جائزہ

Research review of the methods of ancient and modern commentators on Ayat-i-parda

Muhammad Hassan Raza
PhD Research Scholar, Department of Islamic studies, Riphah International University Islamabad:
hassani97edu@gmail.com

Syeda Tayyaba Kousar
M.Phil Research Scholar, Department (ITC) Islamic thoughts and civilization, University of management and technology,Lahore:
iiuisyedast138@gmail.com

Abstract
In this article, a research review of the methods of ancient and modern commentators on Ayat-i-parda is described. The method of describing the methods and styles is historical. Because interpretation is an ongoing process, it is not a fixed process. Therefore. Different interpretations of Ayat-i-Parda have been described in different periods. In the first period, when temptations were less, the interpretation requirements of the commentators were different. While in the current far off, when there is an invasion of temptations, now the explanations of the commentators are related to the rules of Ayat-i-parda. And. There are many meanings in the Qur'an that contain clear instructions regarding the veil of a woman. These meanings have been explained by commentators in each era according to that era. The special thing in this context is that if the verses of the veil But if you study the interpretations of the earlier eras and the interpretations of today's era, you will see differences in the interpretation of the verses of Parda due to the time and place differences of the commentators. In the commentary of the scholars of every era, different interpretations have been described. To clarify the same thing, what the commentators of the earlier periods and the present era did and how they understood this point of the Book of Guidance, which is called Parda.In this respect, the methods have been described in the light of the interpretation of his verses of Purdah.
Keywords: *Qur'an, Sunnah, Parda, Seventy, Commentators, Commentaries, Methods.*

آیاتِ پردہ پر قدیم وجدید مفسرین کے مناہج کا تحقیقی جائزہ

تعارف:

جس طرح عورتوں اور مردوں میں بے محابا اختلاط آدم علیہ السلام سے لے کر نبی اکرم ﷺ تک کسی زمانے میں درست نہیں سمجھا گیا اور جس طرح اہلِ شرائع ہی نہیں بلکہ دنیا کے عام شریف خاندانوں میں ایسے اختلاط کو روا نہیں رکھا گیا بعینہٖ پردہ کے متعلق مباحث موجود ہیں۔ نزولِ حجاب سے پہلے بھی عورتوں اور مردوں میں بے محابہ اختلاط اور بے تکلف ملاقات و گفتگو کا رواج شریف اور نیک لوگوں میں کہیں نہ تھا۔ مرد و عورت کا وہ حصۂ بدن جس کو عربی میں عورت اور اردو و فارسی میں ستر کہتے ہیں جس کا سب سے چھپانا شرعی، طبعی اور عقلی طور پر فرض ہے۔ ایمان کے بعد سب سے پہلا فرض جس پر عمل ضروری ہے وہ ستر عورت یعنی اعضائے مستورہ کا چھپانا ہے۔ یہ فریضہ تو ابتدائے آفرینش سے فرض ہے، تمام انبیاء کرام کی شریعتوں میں فرض رہا ہے، بلکہ شرائع کے وجود سے پہلے جب جنت میں شجرِ ممنوعہ کھالینے کے بعد حضرت آدم و حوا کا جنتی لباس اُتر گیا اور ستر کھل گیا تو وہاں بھی آدم علیہ السلام نے ستر کھلا رکھنے کو جائز نہ سمجھا اس لیے حضرت آدم و حضرت حوا دونوں نے جنت کے پتّے اپنے ستر پر باندھ لیے۔ دنیا میں آنے کے بعد آدم علیہ السلام سے نبی اکرم ﷺ تک ہر پیغمبرِ دین کی شریعت میں ستر چُھپانا فرض رہا ہے۔ اعضائے مستورہ کی تعیین اور تحدید میں اختلاف ہو سکتا ہے کہ ستر کہاں سے کہاں تک ہے مگر اصل فرضیت سترِ عورت کی تمام شرائعِ انبیاء میں مسلّمہ ہے اور یہ فرض ہر انسان مرد و عورت پر فی نفسہٖ عائد ہے، کوئی دوسرا دیکھنے والا ہو یا نہ ہو۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے سفر مدین کے وقت عورتوں کا اپنی بکریوں کو پانی پلانے کے لیے الگ روکے ہوئے کھڑے ہونے کا ذکر اس بات پر دلالت کر رہا ہے کہ وہ مردوں کے ہجوم میں گھسنا پسند نہیں کرتی تھیں۔ پردۂ نسواں کی خاص نوعیت یہ ہے کہ عورتوں کا اصل مقام گھروں کی چار دیواری ہو تاہم جب کسی شرعی ضرورت سے باہر نکلنا ہو تو پورے بدن کو چُھپا کر نکلیں۔ یہ حکم ہجرت مدینہ کے بعد 5 ہجری میں جاری ہوا۔ اس تحقیقی مضمون میں آیاتِ پردہ پر قدیم و جدید مفسرین کے مناہج کا تحقیقی جائزہ بیان کیا گیا ہے۔ مناہج کو بیان کرنے کا طریق تاریخی ہے۔ کیوں کہ تفسیر ایک جاری عمل ہے، یہ طے شدہ عمل نہیں ہے۔ اس لیے مختلف ادوار میں آیاتِ پردہ کی مختلف تفسیر بیان کی گئی ہے۔ پہلے دور میں جب فتنے کم تھے تو مفسرین کی

وضاحت کے مقتضایات اور تھے۔ جب کہ موجودہ دور میں جب فتن کی یلغار ہے تو اب مفسرین کی وضاحت آیاتِ پردہ کے احکام کے متعلق اور ہے۔ قرآن میں کئی ایک ایسے مدلولات موجود ہیں جن میں عورت کے پردہ کے متعلق واضح ہدایات موجود ہیں۔ ان مدلولات کو مفسرین نے ہر دور میں اس دور کے مطابق بیان کیا ہے۔ اس ضمن میں خاص بات یہ ہے کہ اگر آیاتِ پردہ پر پہلے ادوار کی تفاسیر کا مطالعہ کریں اور آج کے دور کی تفاسیر کا مطالعہ کریں تو مفسرین کے زمانی و مکانی فرق کی سی وجوہ کی بنا پر آیاتِ پردہ کی تفسیر میں ھیولیٰ جات دکھائی دیں گے۔ پردہ جو ضروری امر ہے اس کے متعلق آیات کی تفسیر میں ہر دور کے علماء نے مختلف تفاسیر کو بیان کیا ہے۔ اسی چیز کو واضح کرنے کے لیے کہ پہلے ادوار کے اور عہدِ موجودہ کے مفسرین نے کتابِ ہدایت کے اس نقطۂ مستور سے کیا اور کیسے سمجھا کہ جسے پردہ کہا گیا ہے ان کے مناہج کی طرف راغب کرتا ہے۔ اس اعتبار سے ان کے آیاتِ پردہ کی تفسیر کی روشنی میں مناہج کو بیان کیا گیا ہے۔

پردے کی لغوی و اصطلاحی تعریف:

علامہ ابن منظور کے نزدیک:

الحجاب الستر و حجابُ والجوف:ما یحجب بین الفؤاد و سائرہ۔[1]

حجاب کا معنٰی ستر ہے اور حجاب الجوف کا معنٰی جو دل اور تمام بدن کو چُھپاتا ہے۔

امام فراھیدی کے نزدیک:

الحجاب ما حجبت به شيئاً عن شیء۔[2]

یعنی حجاب سے مراد وہ شے جس کو کسی شے سے چُھپایا جائے۔

جب کہ بستانی کے نزدیک:

---

[1] علامہ ابن منظور، لسان العرب (القاہرہ: المکتبۃ التوفیقیۃ، س-ن)، 3/57۔

ʿlāmh ābn mnẓwr،lsān ālʿrb(ālqāhrh:ālmktbẗ āltwfyqyẗ،s-n)،3/57-

[2] ابو عبدالرحمٰن خلیل بن احمد فراھیدی، کتاب العین (قم ایران: دارالھجرۃ، 1405ھ)، 3/86۔

ābwʿbdālrḥmn ẖlyl bn āḥmd frāhydy،ktāb ālʿyn, qm āyrān:dārālhğrẗ1405،h-86/3،

الحجاب مصدر والستر و کل ما احتجب به ۔[3]

حجاب مصدر ہے اور اس کا معنٰی پردہ ہے یعنی ہر وہ چیز جس کے ذریعے چُھپایا جائے حجاب ہے۔

شرعی پردے کی پابند عورت:

مسلمان عورت گھر سے باہر نکلتے ہوئے شرعی حجاب کی پابندی اختیار کرتی ہے۔اس سے مراد ایسا امتیازی لباس ہے جس کی کتاب و سنت کی قطعی نصوص نے نشاندہی اور حدبندی فرمائی ہے۔وہ اس کے بغیر اپنے گھر سے باہر نہیں نکلتی۔اور نہ ہی عطر لگائے ہوئے اور اپنی زیب وزینت کو نمایاں کرتے ہوئے غیر محرم مردوں کے سامنے آتی ہے کیوں کہ وہ جانتی ہے کہ قرآن کریم کی نصِ قطعی کے ساتھ اس کے اوپر یہ حرام ہے:

وَقُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَى جُيُوبِهِنَّ۔[4]

اور مسلمان عورتوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی پارسائی کی حفاظت کریں اور اپنا بناؤنہ دکھائیں مگر جتنا خود ہی ظاہر ہے اور دوپٹے اپنے گریبانوں میں ڈالے رہیں۔[5]

ہوش مند خاتون ان عورتوں میں سے نہیں ہوتی جو کپڑے پہننے کے باوجود ننگی ہی ہوتی ہیں، جس سے اللہ کی ہدایت اور اطاعت شعاری سے باغی موجودہ سوسائٹیاں بھرپور نظر آتی ہیں،بلکہ مسلمان خاتون تو اس خطرناک منظر کشی

---

[3] المعلم بُطرس البستانی، محیط المحیط قاموس عصری مطول للغۃ العربیۃ(بیروت: دارالکتب العلمیۃ،2009ء)،2/335۔

ālmʿlm bṭrs ālbstāny،mḥyṭ ālmḥyṭ qāmws ʿṣry mṭwl llġẗ ālʿrbyẗ(byrwt:dārālktb ālʿlmyẗ2009،ʾ)،2/335

[4] القرآن:24/31۔

lqrān:24/31-

[5] امام احمد رضا خان،ترجمہ کنزالایمان مع خزائن العرفان،تفسیر:سید محمد نعیم الدین مرادآبادی(کراچی: مکتبۃ المدینہ،جولائی2012ء)،656۔

mām āḥmd rḍā ẖān،trǧmh knzālāymān mʿ ẖzāyn ālʿrfān،tfsyr:syd mḥmd nʿym āldyn mrādābādy)krācy:mktbẗ ālmdynh،ǧwlāyy2012ʾ)،656-

سے ہی لرزاں رہتی ہے جیسے کہ رسول اکرم ﷺ ایسی اظہارِ زینت کرنے والی گمراہ اور راہِ راست سے بھٹکی ہوئی اور فساد پیدا کرنے والی عورتوں کے لیے بیان فرمائی ہے:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «صِنْفَانِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ لَمْ أَرَهُمَا، قَوْمٌ مَعَهُمْ سِيَاطٌ كَأَذْنَابِ الْبَقَرِ يَضْرِبُونَ بِهَا النَّاسَ، وَنِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مُمِيلَاتٌ مَائِلَاتٌ، رُءُوسُهُنَّ كَأَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ، لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ، وَلَا يَجِدْنَ رِيحَهَا، وَإِنَّ رِيحَهَا لَيُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ كَذَا وَكَذَا۔[6]

دو گروہ اہلِ دوزخ میں سے ہوں گے جنہیں میں نے ابھی نہیں دیکھا۔ ایسی قوم جن کے پاس گائے کی دم کی مثل کوڑے ہوں گے جن سے وہ لوگوں کو ماریں گے، اور ایسی عورتیں جو کپڑے پہنے ہوئے بھی ننگی ہوں گی، دوسروں کو مائل کرنے والی اور خود دوسروں کی طرف میلان رکھنے والی ہوں گی۔ اس کے سر بختی اونٹوں کی کوہانوں کی مانند جھکنے والے ہوں گے، وہ جنت میں داخل نہ ہوں سکیں گی اور اس کی خوشبو تک نہ پا سکیں گی، جب کہ اس کہ خوشبو اتنے اتنے فاصلے سے پائی جا رہی ہو گی۔

احمد رضا خان عرفانِ شریعت کے حصّہ سوم میں رقمطراز ہیں کہ:

عورت اگر کسی نامحرم کے سامنے اس طرح آئے کہ اس کے بال اور گلے اور گردن یا پیٹھ، پیٹ یا کلائی یا پنڈلی کا کوئی حصّہ ظاہر ہو یا لباس ایسا باریک جو کہ ان چیزوں سے کوئی حصّہ اُس میں سے چمکے تو بالاجماع حرام اور ایسی وضع و لباس کی عادی عورتیں فاسقات ہیں۔[7]

---

[6] ابوالحسین مسلم بن حجاج قشیری نیشاپوری، صحیح مسلم وهو المسند الصحيح المختصر من السنن بنقل العدل عن العدل عن رسول الله ﷺ، كتاب اللباس والزينة، باب النساء الكاسيات العاريات المائلات المميلات(بيروت: مؤسسة الرسالة ناشرون، 2016ء)، 909، رقم الحديث:2128۔

bwālḥsyn mslm bn ḥǧāǧ qšyry nyšāpwry،ṣḥyḥ mslm whw ālmsnd ālṣḥyḥ ālmḫtṣr mn ālsnn bnql ālʿdl ʿn ālʿdl ʿn rswl āllh، ktāb āllbās wālzynẗ،bāb ālnsāʾ ālkāsyāt ālʿāryāt ālmāylāt ālmmylāt(byrwt:mwssẗ ālrsālẗ nāšrwn،2016ʾ)،909،rqm ālḥdyṯ:2128-

[7] احمد رضا خان، عرفانِ شریعت(لاہور: نذیر سنز پبلیشرز، س-ن)، 67۔

md rḍā ẖān،ʿrfān ̣šryt(lāhwr:nḏyr snz pblyšrz،s-n)،67-

ہدایت یافتہ مسلمان خاتون تو وہ ہے جس نے اسلام کے صاف شفاف چشمے سے پانی پیا ہے اور اس نے اس کی پھیلی ہوئی گھنی چھاؤں میں پرورش پائی ہے، وہ شرعی حجاب کو رسماً اور تقلیداً اختیار نہیں کیے ہوئی کہ اس کی دادیوں اور نانیوں نے اسے اختیار کیا تھا اور اسے ان سے وراثت میں ملا ہے جس طرح کہ بعض فارغ البال مرد اور عورتیں حجاب کو یہی شکل دیے ہوئے ہیں، بلکہ مسلمان خاتون کا دل اس ایمان پر مطمئن ہے کہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے ایک حکم ہے، اور اس کا نفس پردہ کے متعلق اس حقیقت سے بھرپور ہے کہ یہ تو دینِ الٰہی ہے جو اللہ تعالیٰ نے ایک مسلمان خاتون کی حفاظت و نگہداشت کرنے کے لیے اور اس کی شخصیت کو ممتاز بنانے کے لیے نازل فرمایا ہے۔اسی لیے وہ اسے نفس کی رضامندی سے، قلبی اطمینان سے اور مضبوط قناعت پسندی سے قبول کرنے والی ہے جس طرح مہاجرین وانصار کی خواتین نے اسے اس روز ہی قبول فرمالیا تھا جس روز اللہ تعالیٰ نے اپنا قطعی فیصلہ اور محکم امر نازل فرمایا تھا۔

ام المؤمنین سیدہ عائشہ سے مروی ہے جسے امام بخاری نے آپ سے روایت کیا ہے، کہتی ہیں:

يَرْحَمُ اللَّهُ نِسَاءَ المُهَاجِرَاتِ الأُوَلَ، لَمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ:{وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَى جُيُوبِهِنَّ[8]}شَقَّقْنَ مُرُوطَهُنَّ فَاخْتَمَرْنَ بِهَا۔

اللہ تعالیٰ پہلے ہجرت کرنے والی خواتین پر رحم فرمائے جب اللہ تعالیٰ نے فرمانِ ذیل نازل فرمایا:وہ اپنے گریبانوں پر اپنی اوڑھنیاں ڈالے رکھیں۔تو انہوں نے بڑی بڑی چادروں کو پھاڑ کر ان سے اپنے حجاب بنالیے تھے۔اور صحیح بخاری ہی کی ایک روایت میں یوں بھی آتا ہے:

أَخَذْنَ أُزْرَهُنَّ فَشَقَّقْنَهَا مِنْ قِبَلِ الحَوَاشِي فَاخْتَمَرْنَ بِهَا۔[9]

---

[8] القرآن:24/34۔

lqrān:24/34-

[9] ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ جعفی بخاری،صحیح بخاری وھو الجامع المسند الصحیح المختصر من امور رسول اللہ ﷺ و سننہ و ایامہ،کتاب تفسیر القرآن،باب:ولیضربن بخمرھن علی جیوبھن(بیروت:مؤسسۃ الرسالۃ ناشرون،2018ء)،1185،رقم الحدیث:4759،4758۔

انہوں نے اپنی تہبندوں کو کناروں سے پھاڑ لیا تھا اور ان سے اوڑھنیاں بنالی تھیں۔

شرعی حجاب شریعتِ اسلام میں ہی کوئی نیا حکم تو نہیں ہے بلکہ قبل از اسلام بھی تمام شریعتوں میں موجود رہا ہے، ان تحریف شدہ کتابوں کی باقیات اس حقیقت کی شہادت دے رہی ہیں، ہم آج بھی نصرانیوں کی جو بلادِ اسلامیہ میں یا باقی دیارِ مغرب میں رہائش پذیر ہیں کی رہبانیت کے باوقار لباس ملاحظہ کرتے ہیں کہ کتابیہ عورت اپنے گرجے میں داخل ہونے سے قبل اپنے سر کو ڈھانپ لیتی ہے۔

دورِ حاضر کی انسانی سوسائٹیوں کا عورت کی عریانی، بے پردگی اور چھچھورے پن کی جانب اصرار کرنا، ان کی کجی، طغیانی، سرکشی اور ہدایتِ الٰہی سے دوری کی دلیل ہے۔ کتاب و سنت کی قطعی نصوص مسلسل کانوں سے ٹکرا رہی ہیں جو اللہ اور رسول ﷺ کے حکم کی مخالفت کرنے والوں کو ڈرا رہی ہیں، دنیاوی زندگی میں انہیں کس فتنے سے دوچار ہونے اور اخروی زندگی میں عذابِ الیم میں گرفتار ہونے کی دھمکی دے رہی ہیں:

فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَنْ تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ۔[10]

توڈریں وہ جو رسول کے حکم کے خلاف کرتے ہیں کہ انہیں کوئی فتنہ پہنچے یا اُن پر دردناک عذاب پڑے۔[11]

یہی وجہ ہے کہ عورت کو بے پردگی اور عریانی کی طرف زور و شور سے بلانے والوں اور بلانے والیوں کے دعوے اطرافِ عالم میں پھیلے ہوئے اسلامی بیداری کے متوالوں کی پامردی اور ثابت قدمی کے سامنے بدترین ناکامی اور پسپائی کے ساتھ پلٹ آئے ہیں۔ باہوش تعلیم یافتہ سمجھ دار مسلمان خاتون دنیا کے بے شمار اسلامی خطوں میں اپنے اسلامی ممتاز لباس کی جانب، اپنے شرعی حفاظت کنندہ حجاب کی جانب اور اپنی محفوظ و مستحکم اور پسندیدہ جاہ و حشمت کی طرف پلٹ آئی ہے، بالخصوص ان خطوں میں جہاں عورت کو حجاب اتارنے اور پاکدامنی، حشمت اور

ābwʿbdāllh mḥmd bn āsmāʿyl bn ābrāhym bn mġyrh ğʿfy bẖāry،ṣḥyḥ bẖāry whw ālğāmʿ ālmsnd ālṣḥyḥ ālmẖtṣr mn āmwr rswl āllh w snnh w āyāmh،ktāb tfsyr ālqrān،bāb:wlyḍrbn bẖmrhn ʿly ğywbhn(byrwt:mwssẗ ālrsālẗ nāšrwn،2018ʾ)،1185،rqm ālḥdyṯ:4758،4759-

[10] القرآن:24/63۔

lqrān:24/63-

[11] احمد رضا، ترجمہ کنزالایمان مع خزائن العرفان، تفسیر: نعیم الدین، ص667۔

md rḍā ،trğmh knzālāymān mʿ ẖzāyn ālʿrfān ،tfsyr:nʿym āldyn،ṣ667-

پردہ داری کو چھوڑتے ہوئے مغربی خاتون بننے کی دعوت دی جارہی تھی اور یہ اس مغربی ذہنیت اور شر و فساد کے داعیوں کی سرعام رسوائی ہے۔بطورِ مثال ترکی میں اتاترک[12] کے پیروکار ہیں،ایران میں رضا شاہ پہلوی[13]،افغانستان میں محمد امان[14]، البانیہ میں احمد زوغو اور انور خوجا[15] کے پیروکار ہیں۔مصر میں مرقص فہمی، قاسم امین اور ہدی شعراوی[16] کے پیروکار ہیں۔عورتوں کو حجاب کی پابندی سے آزادی دلانے والوں کی اکثریت اب اپنی قدیم آراء سے رجوع کر چکی ہے جن میں عورت کی عریانی،بے پردگی پر چھچھورے پن اور مردوں کے ساتھ بے ہنگم اختلاط کی دعوت تھی۔

بے پردگی سب کے لیے حرام:

شیطان نے بہت ساری عورتوں کو اس فریب میں مبتلا کر رکھا ہے کہ ابھی تو ان کا بچپن ہے، عالمِ شباب شروع ہی نہیں ہوا اگر وہ پردہ نہ کریں تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں، گویا پردہ جوانی و بڑھاپے کو چھپانے کے لیے ہے، حُسن و جمال کو چھپانے کے لیے نہیں حالاں کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَاءِ اللَّاتِي لَا يَرْجُونَ نِكَاحًا فَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ جُنَاحٌ أَنْ يَضَعْنَ ثِيَابَهُنَّ غَيْرَ مُتَبَرِّجَاتٍ بِزِينَةٍ وَأَنْ يَسْتَعْفِفْنَ خَيْرٌ لَهُنَّ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ۔[17]

---

[12] ویکی پیڈیا، کمالزم،8:54 PM،14/12/2023،رسائی:
https://ur.wikipedia.org/wiki/%DA%A9%D9%85%D8%A7%D9%84%D8%B2%D9%85

[13] اردوا،ایران میں خواتین احتجاج ایک تاریخی انقلاب ہے،09:06PM،14/12/2023،رسائی:
https://www.urduvoa.com/a/6767473.html

[14] بی بی سی،ایسا محسوس ہوتا ہے کہ عورت ہونا جرم ہے،09:20PM،14/12/2023،رسائی:
https://www.bbc.com/urdu/regional-61460351

[15] ویکی پیڈیا،البانیامیں خواتین،09:32PM،14/12/2023،رسائی:
https://ur.wikipedia.org/wiki/%D8%A7%D9%84%D8%A8%D8%A7%D9%86%DB%8C%D8%A7_%D9%85%DB%8C%DA%BA_%D8%AE%D9%88%D8%A7%D8%AA%DB%8C%D9%86

[16] روزنامہ ہندوستان ایکسپریس، مصر میں طالبات کے لیے چہرے کے پردے پر پابندی عائد،09:40PM،14/12/2023،رسائی:
https://www.dailyhindustanexpress.com/face-veils-banned-for-female-students-in-egypt/

[17] القرآن:24/60۔

lqrān:24/60۔

اور بوڑھی خانہ نشین عورتیں جنھیں نکاح کی آرزو نہیں ان پر کچھ گناہ نہیں کہ اپنے بالائی کپڑے اتار رکھیں جب کہ سنگار نہ چمکائیں ان کے لیے اور بہتر ہے اور اللہ سنتا جانتا ہے۔

یعنی جب کوئی عورت اس قدر بڑھاپے کی عمر کو پہنچ جائے کہ زوجیت کے جذبات سرد پڑ جائیں تو مضائقہ نہیں کہ وہ سر سے کپڑا اتار لے بشرطیکہ اس کا مقصد اظہارِ زیب وزینت نہ ہو کیوں کہ اس کے سفید بال اور جھریوں والا چہرہ دلوں اور آنکھوں کے لیے کسی فتنہ سامانی کا باعث بن سکتا ہے۔ لیکن عورت جب چھوٹی ہو اور خوب صورت ہو، یا کسی بھی عمر کی ہو اور فتنہ سامانیوں کا باعث بنے تو اس پر واجب ہے کہ اپنے حسن وجمال کو فاسق وفاجر لوگوں کی نظروں سے بچائے اور مؤمن ومتقی لوگوں کی بھی نظروں سے بچائے کیوں کہ انہیں اس بات سے تکلیف ہوتی ہے کہ ان کی نظریں کسی ایسے حُسن وجمال پر پڑیں جس کی طرف دیکھنا ان کے لیے حلال نہیں۔

قدیم وجدید مفسرین کے مناہج:

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَقُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَى جُيُوبِهِنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ أَوْ آبَائِهِنَّ أَوْ آبَاءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ أَبْنَائِهِنَّ أَوْ أَبْنَاءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِي إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِي أَخَوَاتِهِنَّ أَوْ نِسَائِهِنَّ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ أَوِ التَّابِعِينَ غَيْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ أَوِ الطِّفْلِ الَّذِينَ لَمْ يَظْهَرُوا عَلَى عَوْرَاتِ النِّسَاءِ وَلَا يَضْرِبْنَ بِأَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِينَ مِنْ زِينَتِهِنَّ وَتُوبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا أَيُّهَ الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ۔[18]

ترجمہ: اور مسلمان عورتوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی پارسائی کی حفاظت کریں اور اپنا بناؤ نہ دکھائیں مگر جتنا خود ہی ظاہر ہے اور دوپٹے اپنے گریبانوں میں ڈالے رہیں اور اپنا سنگار ظاہر نہ کریں مگر اپنے شوہروں پر یا اپنے باپ یا اپنے بیٹے یا شوہروں کے بیٹے یا اپنے بھائی یا اپنے بھتیجے یا اپنے بھانجے یا اپنے دین کی عورتیں یا اپنی کنیزیں جو اپنے ہاتھ کی مِلک ہوں یا نوکر بشرطیکہ شہوت والے مرد نہ ہوں یا وہ بچے جنھیں عورتوں کی شرم

---

[18] القرآن:24/31۔

ālqrān:24/31-

کی چیزوں کی خبر نہیں اور زمین پر پاؤں زور سے نہ رکھیں کہ جانا جائے ان کا چھپا ہوا سنگار اور اللہ کی طرف توبہ کروائے مسلمانوں سب کے سب اس امید پر کہ تم فلاح پاؤ۔[19]

قدیم مفسرین کی آراء:

اس آیت کی تفسیر میں حضرت مجاہد لکھتے ہیں:

"عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ:قَالَتْ:"مَا ظَهَرَ مِنهَا: الْوَجْهَ وَالْكَفَّيْنِ۔"[20]

حضرت عائشہ سے ماظہر منہا کا معنٰی چہرہ اور ہاتھ مروی ہے۔

آیت کی تفسیر میں ابو جعفر جریر طبری رقمطراز ہیں:

اور اس کا فرمان ہے:(وَلا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ)(اور وہ اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں)اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:اور وہ ان لوگوں کو اپنی زینت نہیں دکھاتیں جو محرم نہیں ہوتے، اور وہ دو زینتیں ہیں:ان میں سے ایک:جو پوشیدہ ہے، جیسے پازیب، کنگن، بالیاں اور ہار، اور دوسری زینت :جو اس سے ظاہر ہے، اور یہ اس آیت کے معنی میں مختلف ہے، تو ان میں سے بعض کہتے تھے:لباس کی ظاہری زینت مراد ہے۔[21]

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: الزِّينَةُ زِينَتَانِ: فزينة بَاطِنَةٌ لَا يَرَاهَا إِلا الزَّوْجُ: الْخَاتَمُ وَالسِّوَارُ، وَالظَّاهِرَةُ: الثِّيَابُ۔[22]

---

[19] احمد رضا، ترجمہ کنزالایمان مع خزائن العرفان، تفسیر:نعیم الدین،656۔
āḥmd rḍā ‹trǧmh knzālāymān mʿ ẖzāyn ālʿrfān ‹tfsyr:nʿym āldyn‹656-

[20] ابوالحجاج مجاہد بن جبر تابعی مکی، متوفیٰ104ھ، تفسیر مجاھد(مصر:دارالفکر الاسلامی الحدیثۃ،1989ء)491۔
bwālḥǧāǧ mǧāhd bn ǧbr tābʿy mky‹mtwfyc104 h‹tfsyr mǧāhd(mṣr:dārālfkr ālāslāmy ālḥdyṯẗ1989‹ʾ)491

[21] ابوجعفر محمد بن جریر بن یزید بن کثیر بن غالب آملی طبری، متوفیٰ 310ھ، جامع البیان فی تاویل القرآن(بیروت:مؤسسۃ الرسالۃ،2000ء)،19/115۔
ābwǧʿfr mḥmd bn ǧryr bn yzyd bn kṯyr bn ġālb āmly ṭbry‹mtwfyc310 h‹ǧāmʿ ālbyān fy tāwyl ālqrān(byrwt:mwssẗ ālrsālẗ2000‹ʾ)‹19/115-

[22] ابو محمد عبدالرحمٰن بن محمد بن ادریس بن منذر تمیمی رازی ابن ابی حاتم، متوفیٰ327ھ، تفسیر القرآن العظیم لابن ابی حاتم(المملکۃ العربیۃ السعودیۃ: مکتبۃ نزار مصطفیٰ باز،1419ھ)،8/2573،رقم الحدیث:14389۔
ābwmḥmd ʿbdālrḥmcn bn mḥmd bn ādrys bn mnḏr tmymy rāzy ābn āby ḥātm‹mtwfyc 327h‹tfsyr ālqrān ālʿẓym lābn āby ḥātm(ālmmlkẗ ālʿrbyẗ ālsʿwdyẗ:mktbẗ nzār mṣṭfyc bāz‹1419h‹2573/8‹(rqm ālḥdyṯ:14389-

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: دو زینتیں ہیں: پوشیدہ زینت جسے صرف شوہر ہی دیکھ سکتا ہے جیسے انگوٹھی اور کڑا، اور دوسری زینت ظاہری زینت ہے جیسے کپڑے۔

جار اللہ محمود بن عمرو زمخشری لکھتے ہیں:

عورتوں کو بھی اپنی نگاہیں نیچی رکھنے کا حکم دیا گیا ہے، اور عورت کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ کسی غیر محرم مرد کو اس کی ناف کے نیچے اس کے گھٹنے تک دیکھے، اور اگر وہ چاہے تو اپنی نظریں بالکل نیچی کر سکتی ہے، اور صرف دیکھ سکتی ہے۔ ایسی عورت پر غیروں سے نظریں نیچی رکھنا اس کے حق میں بہتر، اولیٰ اور احسن ہے۔ احادیث میں سے ابن ام مکتوب حضرت سلمہ سے روایت کرتے ہیں کہ: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھی، اور آپ ﷺ کے پاس حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا بھی تھیں۔ ابن ام مکتوم تشریف لائے اور یہ یعنی ان کا داخل ہونا حجاب کے حکم کے بعد تھا۔ وہ ہمارے پاس آئے اور آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دونوں اپنے آپ کو ڈھانپ لو، تو ہم نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ کیا وہ نابینے نہیں ہیں؟ وہ تو نہیں دیکھ سکتے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ اندھے ہیں اور آپ کا کیا؟ کیا تم انہیں نہیں دیکھتیں؟ اگر آپ کہیں: نگاہیں نیچی رکھنا شرمگاہ کی حفاظت پر کیوں مقدم ہے؟ میں کہوں گا: کیوں کہ دیکھنا زنا کا پیش خیمہ اور بدکاری کا پیش خیمہ ہے اور اس میں فتنہ زیادہ سے زیادہ شدید ہے اور اس سے بچنا مشکل ہے۔ زینت سے مراد ہے کہ: عورت اپنے آپ کو جس چیز سے آراستہ کرتی ہے، جیسے زیورات، سرمہ، یا خضاب، اور جو کچھ نظر آتا ہے، جیسے انگوٹھی۔[23]

قاضی ناصر الدین بیضاوی لکھتے ہیں:

اور وہ اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتی ہیں اپنے آپ کو ڈھانپ کر یا زنا سے پرہیز کرتے ہوئے، اور آنکھیں بند کر کے، کیونکہ دیکھنا زنا کا پیش خیمہ ہے۔ وہ اپنی زینت کو ظاہر نہیں کرتیں، جیسے زیورات، کپڑے یا رنگ بچتے ہوئے ایسی جگہوں سے جہاں ان کا ظاہر کرنا حلال نہیں۔ مگر جو ظاہر ہو جائیں چیزوں کو سنبھالتے وقت جیسے کپڑے اور انگوٹھیاں، کیونکہ ان کو ڈھانپنے میں حرج واقع ہوتا ہے، اور مستثنیٰ ہے چہرہ اور دونوں ہاتھ کیوں کہ یہ شرمگاہ نہیں ہے اور یہ حکم

---

[23] ابوالقاسم جاراللہ محمود بن عمرو بن احمد زمخشری، متوفیٰ 538ھ، الکشاف عن حقائق غوامض التنزیل (بیروت: دارالکتاب العربی، 1407ھ)، 3/230۔

ābwālqāsm ğārāllh mḥmwd bn ʿmrw bn āḥmd zmẖšry،mtwfyc538 h،ālkšāf ʿn ḥqāyq ġwāmḍ āltnzyl(byrwt:dārālktāb ālʿrby1407،h-230/3،

نماز میں ہے نہ کہ دیکھنے میں اور کہا گیا ہے کہ آزاد عورت کا تمام بدن شرمگاہ ہے۔خاوند کے علاوہ کسی کے لیے اس کو ظاہر کرنا حلال نہیں۔[24]

علامہ ابن کثیر دمشقی رقمطراز ہیں:

یہ آیتِ حجاب ہے اور اس میں احکام اور شرعی آداب ہیں اور اُن آیات میں سے جن کا نازل ہونا حضرت عمر کے قول کے موافق ہے۔جیسا کہ صحیحین میں ان کے قول سے ثابت ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے اپنے رب سے تین مواقع پر موافقت کی، میں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ اگر آپ ﷺ مقامِ ابراہیم کو جائے نماز بنالیں تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی"وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى "[25]یعنی مقامِ ابراہیم کو نماز کی جگہ بنالو۔اور میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ، آپ کی بیویوں کے ہاں نیک اور فاسق داخل ہوتے ہیں، اگر آپ انہیں پردے کا حکم دیں؟ اللہ تعالیٰ نے حجاب کی آیت نازل فرمائی۔اور انہوں نے بیان کیا کہ مجھے بعض ازواجِ مطہرات سے نبی اکرم ﷺ کی خفگی کی خبر ملی تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی کہ:"عَسَى رَبُّهُ إِنْ طَلَّقَكُنَّ أَنْ يُبْدِلَهُ أَزْوَاجًا خَيْرًا مِنْكُنَّ"[26]یعنی کوئی تعجب نہ ہونا چاہیے اگر اس نبی کا رب تمہیں طلاق دلادے اور دوسری مسلمان بیویاں تم سے بہتر بدل دے۔[27]

امام فخر الدین ابوعبداللہ محمد بن عمر رازی لکھتے ہیں:

---

[24] ناصر الدین ابوسعید عبداللہ بن عمر بن محمد شیرازی بیضاوی، متوفیٰ 685ھ،انوار التنزیل و اسرار التاویل(بیروت:دار احیاء التراث العربی،1418ھ)،4/104۔

nāṣr āldyn ābwsʿyd ʿbdāllh bn ʿmr bn mḥmd šyrāzy byḍāwy،mtwfyc685 h،ānwār āltnzyl w āsrār āltāwyl(byrwt:dār āḥyāʾ āltrāṯ ālʿrby1418،h-104/4،

[25] القرآن: 2/125۔

ālqrān: 2/125-

[26] القرآن:66/5۔

ālqrān:66/5-

[27] ابوالفداء اسماعیل بن عمر بن کثیر قرشی بصری دمشقی،متوفیٰ 774ھ،تفسیر القرآن العظیم(سعودیہ:دار طیبۃ للنشر والتوزیع،1999ء)،6/450۔

ābwālfdāʾ āsmāʿyl bn ʿmr bn kṯyr qršy bṣry dmšqy،mtwfyc774 h،tfsyr ālqrān ālʿẓym(sʿwdyh:dār ṭybẗ llnšr wāltwzyʿ،1999ʾ)،6/450

عورت کے بدن میں سے کسی شے کو دیکھنا جائز نہیں، تاہم اس کے چہرے اور ہاتھوں کو دیکھنا جائز ہے۔ بہر حال ان کا قول کہ جائز ہے اس کے چہرے اور ہاتھوں کی طرف دیکھنا تو یہ تین اقسام پر ہے۔ کیوں کہ یا تو اس میں غرض نہیں ہو گی اور نہ ہی فتنہ ہو گا یا پھر اس میں فتنہ تو ہو گا مگر غرض نہیں ہو گی یا پھر اس میں فتنہ اور غرض دونوں ہوں گے۔ پس پہلی قسم سے سمجھو کہ جائز نہیں کہ عمداً نظر اجنبیہ کے چہرے پر ٹھہر جائے بغیر غرض کے لہذا اگر اس کی نظر عورت پر پڑ جائے تو فوراً جھکا لے۔ کیوں کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: قل للمؤمنين يغضوا من أبصارهم "[28]یعنی محبوب مؤمنین کو فرما دیجیے کہ نظریں جھکا کر رکھیں۔ ایک قول یہ ہے کہ جب فتنہ کا خوف نہ ہو تو ایک بار نظر پڑنا جائز ہے، یہ قول امام صاحب کا ہے۔ اور جائز نہیں ہے کہ بار بار اسے دیکھے۔ کیوں کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:" إن السمع والبصر والفؤاد كل أولئك كان عنه مسؤلا"[29]یعنی بے شک کان، آنکھ اور دل ہر ایک کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ اور حضرت جابر سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا اچانک نظر کے متعلق تو آپ ﷺ نے حکم فرمایا کہ اپنی نظر کو پھیر لوں۔[30]

ان تمام اقوال کی روشنی میں یہی بات معلوم ہوتی ہے کہ یہ آیت آیتِ حجاب ہے اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ غیر محرموں پر اپنی زینت ظاہر کرنا ناجائز ہے نیز عورت کے لیے جس طرح مرد سے پردہ ضروری ہے ایسے ہی مرد کے لیے عورت سے ستر کو چھپانا ضروری ہے۔ نیز حیادار خواتین اپنی نظروں کی حفاظت کرتی ہیں کیوں کہ نظر اگر

---

[28] القرآن:24/31۔

alqrān:24/31

[29] القرآن:17/36۔

alqrān:17/36

[30] فخر الدین ابوعبد اللہ محمد بن عمر بن حسن تیمی رازی خطیب ری، متوفیٰ606ھ، مفاتیح الغیب معروف بہ تفسیر کبیر (بیروت:دار احیاء التراث العربی،1420ھ)،23/361۔

fẖr āldyn ābwʿbdāllh mḥmd bn ʿmr bn ḥsn tymy rāzy ẖṭyb ry،mtwfyc606h،mfātyḥālġyb mʿrwf bh tfsyr kbyr(byrwt:dār āḥyāʾ āltrāṯ ālʿrby1420،h-361/23،

بہک جائے تو زنا کا پیش خیمہ بنتی ہے۔ عورت کے بدن میں سے کسی چیز کو دیکھنا جائز نہیں سوائے ہاتھوں اور چہرے کے۔ ہاں ہاتھوں اور چہرے کو دیکھنے میں تین صورتیں ہیں جنہیں امام رازی نے بیان کیا ہے۔

جدید مفسرین کی آراء:

نظریں نیچی رکھنے کا حکم اس حوالہ سے ذیلی آیت کے تحت شبیر احمد عثمانی رقمطراز ہیں:

بد نظری عموماً زنا کی پہلی سیڑھی ہے۔ اِسی سے بڑے بڑے فواحش کا دروازہ کھلتا ہے۔ قرآن کریم نے بدکاری اور بے حیائی کا انسداد کرنے کے لیے اول اسی سوراخ کو بند کرنا چاہا۔ یعنی مسلمان مرد و عورت کو حکم دیا کہ بد نظری سے بچیں اور اپنی شہوت کو قابو میں رکھیں۔ ایک مرتبہ بے ساختہ مرد کی کسی اجنبی عورت پر یا عورت کی کسی اجنبی مرد پر نظر پڑ جائے تو دوبارہ ارادہ سے اس کی طرف نظر نہ کرے۔[31]

سید قطب شہید اس آیت کے تحت فی ظلال القرآن میں لکھتے ہیں:

زینت اور بناؤ اور میک اپ عورتوں کے لیے جائز ہے کیوں کہ یہ ان کی فطرت کا تقاضا ہے۔ ہر عورت کی یہ فطری خواہش ہوتی ہے کہ وہ بہت ہی خوبصورت نظر آئے۔ ہر زمانے میں زینت کے معیار بھی بدل جاتے ہیں لیکن زینت کا داعیہ فطرت کے اندر موجود ہوتا ہے اور وہ یہ ہے کہ عورت اپنے آپ کو زیادہ سے زیادہ خوبصورت بنائے۔ اسلام عورت کی اس فطرت کو بیخ جڑ سے اکھاڑ نہیں پھینکتا۔ وہ اسے تسلیم کرتا ہے لیکن اسلام اس کی تنظیم اور ضابطہ بندی ضرور کرتا ہے۔ اسلام یہ چاہتا ہے کہ یہ زیب و زینت صرف ایک مرد یعنی اپنے خاوند اور شریکِ حیات کے لیے مخصوص ہو جائے اور اس زینت کو صرف وہ دیکھے۔ اس میں اس کے ساتھ کوئی شریک نہ ہو۔[32]

آیت کی تفسیر میں عبد الرحمٰن کیلانی لکھتے ہیں:

بعض علماء نے الا ماظہر منہا سے یہ مراد لی ہے کہ حجاب سے چہرہ اور ہاتھ مستثنیٰ ہیں۔ یعنی عورتوں کو غیر مردوں سے بھی چہرہ اور ہاتھ چھپانے کی ضرورت نہیں۔ یہ توجیہ غلط ہے۔ وجہ یہ ہے کہ اس آیت میں احکام حجاب کی رخصتوں کا حکم ہے نہ کہ احکامِ حجاب کی پابندیوں کا۔ یعنی ذکر تو یہ چل رہا ہے کہ فلاں فلاں ابدی محرم رشتہ داروں سے بھی

---

[31] شبیر احمد عثمانی، تفسیر عثمانی (کراچی: دارالاشاعت، 1993ء)، 2/183۔
šbyr āḥmd ʿṯmāny،tfsyr ʿṯmāny)krācy:dārālāšāʿt،1993ʾ)،2/183

[32] سید قطب شہید، فی ظلال القرآن (لاہور: ادارہ منشوراتِ اسلامی، 1997ء)، 4/902۔
syd qṭb šhyd،fy ẓlāl ālqrān(lāhwr:ādārh mnšwrāt āslāmy1997،ʾ)،4/902

حجاب کی ضرورت نہیں، اپنی عورتوں سے بھی، لونڈیوں سے بھی، خدام اور نابالغ بچوں سے بھی اظہارِ زینت اور حجاب پر کوئی پابندی نہیں۔ اب دیکھیے اس آیت میں کہیں عام لوگوں یا غیر مردوں کا ذکر آیا ہے کہ ان سے بھی اظہارِ زینت پر کوئی پابندی نہیں؟ لہٰذا اگر ان حضرات کے مصداق ماظہر منھا سے مراد چہرہ اور ہاتھ ہی لے لیے جائیں تو بھی چنداں فرق نہیں پڑتا کیوں کہ اس آیت میں مذکور اشخاص کے سامنے ہاتھ اور چہرہ کھلا رکھنے کی اجازت ہی کا تو ذکر ہے۔ نیز تمام بدن میں چہرہ ہی ایسا عضو ہے جس میں غیروں کے لیے دلکشی کا سب سے زیادہ سامان ہوتا ہے۔ پھر اگر اسے ہی پردہ سے مستثنیٰ قرار دے دیا جائے تو باقی احکامِ حجاب کی کیا اہمیت باقی رہ جاتی ہے؟[33]

عورتوں کے لیے حجاب اور پردہ کے احکام کی پہلی آیات وہ ہیں جو سورۂ احزاب میں ام المؤمنین حضرت زینت بنت جحش کے نبی اکرم ﷺ کے عقدِ نکاح میں آنے کے وقت نازل ہوئی۔ جس کی تاریخ بعض حضرات نے 3 ہجری اور بعض نے 5 ہجری بتلائی ہے۔ تفسیر ابن کثیر اور نیل الاوطار میں 5 ہجری کو ترجیح دی ہے۔ اور روح المعانی میں حضرت انس سے روایت نقل کی ہے کہ ذی قعدہ 5 ہجری میں یہ عقد ہوا اور اس پر سب کا اتفاق ہے کہ پہلی آیتِ حجاب اسی موقع پر نازل ہوئی۔ اور سورۂ نور کی یہ آیات قصّۂ افک کے ساتھ نازل ہوئی ہیں جو غزوہ بنی المصطلق یا مریسیع سے واپسی میں پیش آیا۔ یہ غزوہ 6 ہجری میں ہوا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ سورۂ نور کی آیاتِ پردہ وحجاب نزول کے اعتبار سے مقدم ہیں اور شرعی پردہ کے احکام اُسی وقت سے شروع ہوئے جب کہ سورۂ احزاب کی آیات نازل ہوئیں۔[34]

سید ابوالاعلیٰ مودودی رقمطراز ہیں:

شریف، باحیا اور نیک اطوار عورتیں جو معروف اور قابلِ اعتماد خاندانوں سے تعلق رکھنے والی ہوں، ان سے مسلمان عورتیں پوری طرح بے تکلف ہو سکتی ہیں، خواہ وہ غیر مسلم ہی کیوں نہ ہوں۔ لیکن بے حیا، آبرو باختہ اور بداطوار عورتیں، خواہ مسلمان ہی کیوں نہ ہوں، ہر شریف عورت کو ان سے پردہ کرنا چاہیے۔ رہیں اَن جانی

---

[33] عبد الرحمٰن کیلانی، تیسیر القرآن (لاہور: مکتبۃ السلام، 1426ھ)، 3/ 260،261۔
ʿbdālrḥmcn kylāny،tysyr ālqrān(lāhwr:mktbẗ ālslām، 1426h-260،261/3،

[34] محمد شفیع، معارفُ القرآن (دہلی: فرید بکڈپو، 1998ء)، 6/ 398۔
mḥmd šfy،mʿārfʾālqrān(dhly:fryd bkḍpw،1998ʾ)،6/398

عورتیں، جن کی حالت معلوم نہیں ہے، تو ان سے ملاقات کی حد ہمارے نزدیک وہی ہے جو غیر محرم رشتہ داروں کے سامنے آزادی کی زیادہ سے زیادہ حد ہو سکتی ہے، یعنی یہ کہ عورت صرف منہ اور ہاتھ ان کے سامنے کھولے، باقی اپنا سارا جسم اور آرائش چھپا کر رکھے۔[35]

پیر محمد کرم شاہ الازہری آیت کے تحت لکھتے ہیں:

پہلے عورتیں سر پر جو کپڑا اڈالتی تھیں ان کے پلّو اپنی پُشت پر لٹکا دیا کرتی تھیں۔ اس طرح ان کی گردن، کان، سینہ وغیرہ ظاہر رہتے تھے۔ اس آیت نے یہ حکم دیا کہ سر پر جو اوڑھو اس کے پلو کو پشت پر پیچھے نہ پھینک دو بلکہ انہیں اپنے گریبانوں پر ڈال دو تاکہ تاکہ تمہارے سینے، گردن وغیرہ لوگوں کی نظروں سے چُھپ جائیں۔ جب یہ آیت نازل ہوئی اور مردوں نے جاکر اپنی بیویوں، بیٹیوں اور بہنوں کو سنائی تو اسی وقت انہوں نے اس کی تعمیل کی اور اپنی ایک پُرانی عادت کو چشمِ زدن میں چھوڑ کر اطاعت کی ایک نادر مثال پیش کی۔[36]

سید نعیم الدین مرادآبادی اس آیت کی تفسیر میں تفسیر احمدی کا حوالہ دیتے ہوئے رقمطراز ہیں:

اظہر بات یہ ہے کہ یہ حکم نماز کا ہے نہ نظر کا کیوں کہ حرہ کا تمام بدن عورت ہے شوہر اور محرم کے سوا اور کسی کے لیے اس کے کسی حصہ کا دیکھنا بے ضرورت جائز نہیں اور معالجہ وغیرہ کی ضرورت سے قدرِ ضرورت جائز ہے۔[37]

ان اقوال سے معلوم ہوتا ہے کہ نظریں نیچی رکھنا بے حیائی کے انسداد کے لیے انتہائی ضروری ہے۔ اسلام نے عورت کو اس کی فطرت کے مطابق جو سنگار کرنے کی اجازت دی ہے اس کے لیے بھی اسلام کے قوانین میں رہتے ہوئے ہی اجازت موجود ہے۔ یعنی عورت کی زیب وزینت صرف اس کے شوہر کے لیے ہو۔ نامحرموں سے چہرہ اور ہاتھوں کا چُھپانا بھی ضروری ہے، ورنہ فتنہ برپا ہو سکتا ہے۔

قدیم وجدید مفسرین کے مناہج:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

---

[35] سید ابو الاعلیٰ مودودی، تفہیم القرآن (لاہور: ادارہ ترجمان القرآن، س-ن)، 3/390۔
syd ābwālā῾lyc mwdwdy،tfhym ālqrān(lāhwr:ādārh trǧmān ālqrān،s-n)،3/390-

[36] پیر محمد کرم شاہ الازہری، تفسیر ضیاء القرآن (لاہور: ضیاء القرآن پبلی کیشنز، 1399ء)، 3/317۔
pyr mḥmd krm šāh ālāzhry،tfsyr ḍyā᾽ālqrān(lāhwr:ḍyā᾽ālqrān pbly kyšnz،1399᾽)،3/317-

[37] احمد رضا، ترجمہ کنز الایمان مع خزائن العرفان، تفسیر: نعیم الدین، 656۔
md rḍā ،trǧmh knzālāymān m῾ ẖzāyn āl῾rfān ،tfsyr:n῾ym āldyn،656-

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَى طَعَامٍ غَيْرَ نَاظِرِينَ إِنَاهُ وَلَكِنْ إِذَا دُعِيتُمْ فَادْخُلُوا فَإِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوا وَلَا مُسْتَأْنِسِينَ لِحَدِيثٍ إِنَّ ذَلِكُمْ كَانَ يُؤْذِي النَّبِيَّ فَيَسْتَحْيِي مِنْكُمْ وَاللَّهُ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ وَإِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَاعًا فَاسْأَلُوهُنَّ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ ذَلِكُمْ أَطْهَرُ لِقُلُوبِكُمْ وَقُلُوبِهِنَّ وَمَا كَانَ لَكُمْ أَنْ تُؤْذُوا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا أَنْ تَنْكِحُوا أَزْوَاجَهُ مِنْ بَعْدِهِ أَبَدًا إِنَّ ذَلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللَّهِ عَظِيمًا، إِنْ تُبْدُوا شَيْئًا أَوْ تُخْفُوهُ فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا۔[38]

ترجمہ:اے ایمان والو نبی کے گھروں میں نہ حاضر ہو جب تک اذن نہ پاؤ مثلاً کھانے کے لیے بلائے جاؤ نہ یوں کہ خود اس کے پکنے کی راہ تکو ہاں جب بلائے جاؤ تو حاضر ہو اور جب کھا چکو تو متفرق ہو جاؤ نہ یا کہ بیٹھے باتوں میں دل بہلاؤ بے شک اس میں نبی کو ایذا ہوتی تھی تو وہ تمہارا لحاظ فرماتے تھے اور اللہ حق فرمانے میں نہیں شرماتا اور جب تم ان سے برتنے کی کوئی چیز مانگو تو پردے کے باہر سے مانگو اس میں زیادہ ستھرائی ہے تمہارے دلوں اور ان کے دلوں کی اور تمہیں نہیں پہنچتا کہ رسول اللہ کو ایذا دو اور نہ یہ کہ ان کے بعد ان کی بیبیوں سے نکاح کرو بے شک یہ اللہ کے نزدیک بڑی سخت بات ہے اگر تم کوئی بات ظاہر کرو یا چھپاؤ تو بے شک اللہ سب کچھ جانتا ہے۔[39]

قدیم مفسرین کی آراء:

عبد الکریم بن ھوازن قشیری رقمطراز ہیں:

جب آیتِ حجاب نازل ہوئی تو یہ معاملہ مردوں اور عورتوں پر پردہ پوشی کے حوالہ سے مشکل ہو گیا، چناں چہ اللہ تعالیٰ نے یہ یعنی سورۂ احزاب کی آیت نازل فرمائی تا کہ ان مردوں کو عورتوں کی طرف دیکھنے کی اجازت دی جائے، اور عورتوں کے لیے اُن مردوں کو دیکھنے کی اجازت دی جائے شریعت کی تفصیلات کی بنیاد پر۔[40]

ابو الحسن علی بن احمد واحدی لکھتے ہیں:

---

[38] القرآن:33/55،54۔

ālqrān:33/54،55-

[39] احمد رضا، ترجمہ کنزالایمان مع خزائن العرفان، تفسیر:نعیم الدین،788،787۔

md rḍā ،trğmh knzālāymān mʿ ẖzāyn ālʿrfān ،tfsyr:nʿym āldyn،787،788-

[40] عبد الکریم بن ھوازن بن عبد الملک قشیری، متوفیٰ465ھ،لطائف الاشارات معروف بہ تفسیر القشیری(مصر:الھیئۃ المصریۃ العامۃ، س۔ن)،169/3۔

ʿbdālkrym bn hwāzn bn ʿbdālmlk qšyry،mtwfyc465h،lṭāyf ālāšārāt mʿrwf bh tfsyr ālqšyry(mṣr:ālhyyẗ ālmṣryẗ ālʿāmẗ،s-n)،3/169

جب آیتِ حجاب نازل ہوئی تو باپ اور بیٹوں نے نبی اکرم ﷺ سے عرض کی کہ کیا ہم بھی اُن سے پردے کے پیچھے سے بات کریں؟ تو اللہ تعالیٰ نے آیت نازل فرمائی:

"لا جُنَاحَ عَلَيْهِنَّ فِي آبَائِهِنَّ وَلا أَبْنَائِهِنَّ وَلا إِخْوَانِهِنَّ وَلا أَبْنَاءِ إِخْوَانِهِنَّ وَلا أَبْنَاءِ أَخَوَاتِهِنَّ وَلا نِسَائِهِنَّ وَلا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ "۔[41]

ابو المظفر منصور بن محمد سمعانی تفسیر القرآن میں لکھتے ہیں:

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "لَا جناح عَلَيْهِنَّ فِي آبائهن "یعنی اُن پر اُن کے باپ دادا کے بارے میں کوئی حرج نہیں۔ روایت ہے کہ جب پہلی آیت نازل ہوئی تو باپ اور بیٹے کھڑے ہو گئے اور عرض کی: یارسول اللہ ﷺ: ہمیں کیا ہو گیا ہے کہ ہم ان کے پاس جائیں یا نہ جائیں؟ تو اللہ تعالیٰ نے اپنا یہ فرمان نازل فرمایا: "لَا جناح عَلَيْهِنَّ 'یعنی اُن پر کوئی گناہ نہیں ہے۔"فِي آبائهن وَلَا أبنائهن، وَلَا إخوانهن وَلَا أَبنَاء إخوانهن وَلَا أَبنَاء أخواتهن " یعنی نہ ان کے باپوں پر، نہ ان کے بیٹوں میں، نہ ان کے بھائیوں میں، نہ ان کے بھائیوں کے بیٹوں میں، نہ ان کی بہنوں میں) اگر کہا جائے: چچا کا ذکر نہیں ہے، اور چچا کے لیے اجماع کے ذریعے جائز ہے کہ وہ اُن کے پاس داخل ہوں، کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے "فِي آبائهن "یعنی ان کے باپوں میں، اور چچا کو ایک جملہ میں شامل کیا گیا ہے۔[42]

قدیم مفسرین کے ان اقوال سے معلوم ہوتا ہے کہ مردوں اور عورتوں کا آپس میں دیکھنا صرف شرعی حدود ہی میں ممکن ہے وگرنہ ممکن نہیں۔ یعنی پردے کے پیچھے سے ہی بات کی جاسکتی ہے نیز اپنے ایسے رشتے دار جن کے حوالہ سے قرآنی راہ نمائی موجود ہے کہ ان سے پردہ نہیں کرنا اس حوالہ سے بھی مفسرین نے وضاحت کی ہے۔ یعنی چچا بھی اس میں داخل ہے کہ اس سے پردہ نہ کیا جائے۔

---

[41] ابوالحسن علی بن احمد بن محمد بن علی واحدی، متوفیٰ 468ھ، الوجیز فی تفسیر الکتاب العزیز (بیروت: دارالقلم، دارالشامیۃ، دمشق، بیروت، 1415ھ)، 872۔

bwālḥsn ʿly bn āḥmd bn mḥmd bn ʿly wāḥdy،mtwfyc468 h،ālwǧyz fy tfsyr ālktāb ālʿzyz(byrwt:dārālqlm،dārālšāmyẗ،dmšq،byrwt،1415h872،

[42] ابوالمظفر منصور بن محمد بن عبدالجبار بن احمد مروزی سمعانی، متوفیٰ 489ھ، تفسیر القرآن (ریاض: دارالوطن، 1997ء)، 4/302۔

bwālmẓfr mnṣwr bn mḥmd bn ʿbdālǧbār bn āḥmd mrwzy smʿāny،mtwfyc489 h،tfsyr ālqrān(ryāḍ:dārālwṭn،1997ʾ)،4/302

جدید مفسرین کی آراء:

شبیر عثمانی لکھتے ہیں:

اس آیت میں حکم ہوا پردہ کا کہ مرد نبی اکرم ﷺ کی ازواج کے سامنے نہ جائیں۔ کوئی چیز مانگنی ہو تو وہ بھی پردہ کے پیچھے سے مانگیں اس میں جانبین کے دل ستھرے اور صاف رہتے ہیں اور شیطانی وساوس کا استیصال ہو جاتا ہے۔[43]

سید قطب شہید رقمطراز ہیں:

روایات میں آتا ہے کہ حضرت عمر اپنی غیرت کی بنیاد پر اور حساس ہونے کی وجہ سے حضور ﷺ کے سامنے یہ تجویز رکھا کرتے تھے کہ حجاب نافذ ہو جائے اور یہ تمنا بھی کرتے تھے یہاں تک کہ آیتِ حجاب نازل ہو گئی۔[44]

عبد الرحمٰن کیلانی لکھتے ہیں:

آیۂ حجاب: یہی وہ آیت ہے جسے آیۂ حجاب کہتے ہیں۔ حجاب کے معنیٰ کسی کپڑا یا کسی دوسری چیز سے دو چیزوں کے درمیان ایسی روک بنا دینا ہے جس سے دونوں چیزیں ایک دوسرے سے اوجھل ہو جائیں۔ اس آیت کی رو سے تمام ازواج النبی کے گھروں کے باہر پردہ لٹکا دیا گیا۔ پھر دوسرے مسلمانوں نے بھی اپنے گھروں کے سامنے پردے لٹکا لیے اور یہ دستور اسلامی طرزِ معاشرت کا ایک حصہ بن گیا۔[45]

مردوں اور عورتوں کے آزادنہ اختلاط اور فحاشی کی روک تھام کے لیے یہ ایک مؤثر اقدام ہے کہ کوئی غیر مرد کسی اجنبی عورت کو نہ دیکھے اور نہ ہی کسی کے دل میں کوئی وسوسہ یا بُرا خیال پیدا ہو۔ گویا معاشرہ سے بے حیائی اور فحاشی کے خاتمہ کے لیے پردہ نہایت ضروری چیز ہے۔ اب جو لوگ مسلمان ہونے کے باوجود یہ کہتے ہیں کہ اصل پردہ تو دل کا پردہ ہے کیوں کہ شرم و حیا کا اور بُرے خیالات کا تعلق دل سے ہے یہ ظاہری پردہ کچھ ضروری نہیں تو ایسے لوگ دراصل اللہ کے احکام کا مذاق اُڑاتے ہیں۔

---

[43] عثمانی، تفسیر عثمانی، 2/362۔

ʿṯmāny،tfsyr ʿṯmāny-362/2،

[44] سید قطب، فی ظلال القرآن، 5/410۔

syd qṭb،fy ẓlāl ālqrān،5/410

[45] کیلانی، تیسیر القرآن، 3/606۔

kylāny،tysyr ālqrān،3/606

محمد شفیع ان آیات کی تحت رقمطراز ہیں:

ان آیات میں بھی اگرچہ سببِ نزول کے خاص واقعہ کی بنا پر بیان اور تعبیر میں خاص ازواج مطہرات کا ذکر ہے مگر حکم ساری امت کے لیے عام ہے۔ خلاصہ حکم کا یہ ہے کہ عورتوں سے اگر دوسرے مردوں کو کوئی استعمالی چیز برتن، کپڑا وغیرہ لینا ضروری ہو تو سامنے آکر نہ لیں، بلکہ پردہ کے پیچھے سے مانگیں، اور فرمایا کہ یہ پردہ کا حکم مردوں اور عورتوں دونوں کے دلوں کو نفسانی وساوس سے پاک رکھنے کے لیے ہے۔[46]

اس جگہ یہ بات قابلِ نظر ہے کہ یہ پردے کے احکام جن عورتوں اور مردوں کو دیئے گئے ہیں ان میں عورتیں تو ازواجِ مطہرات ہیں، جن کے دلوں کو پاک صاف رکھنے کا حق تعالیٰ نے خود ذمہ لے لیا ہے، جس کے حوالہ سے آیت لیذهب عنكم الرجس موجود ہے، دوسری طرف جو مرد مخاطب ہیں وہ آپ ﷺ کے صحابہ کرام ہیں جن میں بہت سے حضرات کا مقام فرشتوں سے بھی آگے ہے، لیکن ان سب امور کے ہوتے ہوئے ان کی طہارتِ قلب اور نفسانی وساوس سے بچنے کے لیے یہ ضروری سمجھا گیا کہ مرد و عورت کے درمیان پردہ کرایا جائے، آج کون ہے جو اپنے نفس کو صحابہ کرام کے نفوسِ پاک سے اور اپنی عورتوں کے نفوس کو ازواجِ مطہرات کے نفوس سے زیادہ پاک ہونے کا دعویٰ کر سکے، اور یہ سمجھے کہ ہمارا اختلاط عورتوں کے ساتھ خرابی کا موجب نہیں ہے؟

سید ابو الاعلیٰ مودودی لکھتے ہیں:

اس ارشاد کا مطلب یہ ہے کہ اس حکمِ قطعی کے آجانے کے بعد آئندہ کسی ایسے شخص کو گھروں میں بے حجاب آنے کی اجازت نہ دی جائے جو اِن مستثنیٰ رشتہ داروں کے دائرے سے باہر ہو۔ دوسرا مطلب یہ بھی ہے کہ خواتین کو یہ رَوِش ہرگز نہ اختیار کرنی چاہیے کہ وہ شوہر کی موجودگی میں تو پردے کی پابندی کریں مگر جب وہ موجود نہ ہو تو غیر محرم مردوں کے سامنے پردہ اٹھا دیں۔ ان کا یہ فعل چاہے ان کے شوہروں سے چُھپا رہ جائے، خدا سے تو نہیں چھپ سکتا۔[47]

---

[46] محمد شفیع، معارفُ القرآن، 7/200۔

mḥmd šfy، mʿārfʾālqrān، 7/200

[47] سید ابو الاعلیٰ مودودی، تفہیم القرآن، 4/123۔

syd ābwālāʿlyc mwdwdy، tfhym ālqrān، 4/123

پیر کرم شاہ الازہری لکھتے ہیں:

یہاں سے اس تساہل کی طرف اشارہ کیا جارہا ہے کہ کبھی اُستاد کی اہلِ خانہ اپنے شاگردوں سے پردہ کرنا ضروری نہیں سمجھتیں۔اس آیت سے تنبیہ فرمادی کہ جب مسلمانوں کو ازواجِ طاہرات کے ہاں گھس آنے کی اجازت نہیں تو اور کون ہے جو اس رخصت کا مستحق ہو۔شیطان کسی وقت بھی دل میں فاسد خیال پیدا کر سکتا ہے۔پردے کا حکم جو تمہیں دیا گیا ہے اس میں ہرگز تساہل نہ کرو بلکہ سختی سے اس پر عمل کرو۔[48]

سید نعیم الدین اس آیت کے شانِ نزول میں لکھتے ہیں:

جب پردہ کا حکم نازل ہوا تو عورتوں کے باپ، بیٹوں اور قریب کے رشتہ داروں نے رسول کریم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ کیا ہم اپنی ماؤں بیٹیوں کے ساتھ پردہ کے باہر سے گفتگو کریں اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی۔یعنی ان اقارب کے سامنے آنے اور ان سے کلام کرنے میں کوئی حرج نہیں۔[49]

ان اقوال سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام میں پرائیویسی کی بڑی اہمیت ہے۔مرد اگر عورت سے کوئی چیز طلب کریں تو وہ پردے کے پیچھے سے۔پردہ اسلامی دستور کا حصہ ہے۔ان آیات کا حکم عام ہے۔نیز معلوم ہوا کہ خواتین صرف شوہر کی موجودگی میں نامحرموں سے پردہ کرے یہ ضروری نہیں بلکہ یہ بھی ضروری ہے کہ جیسے شوہر کی موجودگی میں غیر محرموں سے پردہ کرتی ہے ایسے ہی شوہر کی عدم موجودگی میں بھی غیر محرموں سے پردہ کرے۔

قدیم وجدید مفسرین کے مناہج:

يَاأَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيبِهِنَّ ذَلِكَ أَدْنَى أَنْ يُعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا۔[50]

---

[48] ازہری، تفسیر ضیاء القرآن،4/87۔

zhry،tfsyr ḍyāʾ ālqrān،4/87

[49] احمد رضا، ترجمہ کنزالایمان مع خزائن العرفان، تفسیر: نعیم الدین،788۔

md rḍā،trǧmh knzālāymān mʿ ẖzāyn ālʿrfān ،tfsyr:nʿym āldyn،788

[50] القرآن:33/59۔

alqrān:33/59

اے نبی اپنی بیبیوں اور صاحبزادیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے فرمادو کہ اپنی چادروں کا ایک حصہ اپنے منہ پر ڈالے رہیں یہ اس سے نزدیک تر ہے کہ ان کی پہچان ہو تو ستائی نہ جائیں اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔[51]

قدیم مفسرین کی آراء:

الجلباب ما يستر الكل مثل الملحفة۔[52]

جلباب کا معنیٰ ہے مکمل طور پر ستر ہو جیسے لحاف سے ہوتا ہے۔

یہ ایک طرح کی چادر تھی جس سے سر کو، گردن کو اور گلوبند کو ڈھانپ لیا جاتا تھا۔

جدید مفسرین کی آراء:

عورتوں کو پردے کا حکم اس کے تحت شبیر عثمانی لکھتے ہیں:

بدن کو ڈھانپنے کے ساتھ چادر کا کچھ حصہ سر سے نیچے چہرہ پر بھی لٹکالیں۔ روایات میں آتا ہے کہ اس آیت کے نازل ہونے پر مسلمان عورتیں بدن اور چہرہ چھپا کر اس طرح نکلتی تھیں کہ صرف ایک آنکھ دیکھنے کے لیے کھلی رہتی تھی۔ اس سے ثابت ہوا کہ فتنہ کے وقت آزاد عورت کو چہرہ بھی چھپالینا چاہیے۔[53]

سید قطب شہید رقمطراز ہیں:

سدی کہتے ہیں کہ مدینہ میں یاسے فساق موجود تھے جو اس دور میں رات کو نکلتے تھے، اس وقت جب اندھیرا گہرا ہو جاتا تھا اور مدینہ کی تنگ گلیوں میں عورتوں سے چھیڑ چھاڑ کرتے تھے۔ کیوں کہ لوگوں کے گھر تنگ تھے اور قضائے حاجت کے لیے عورتوں کو باہر نکلنا پڑتا تھا۔ یہ فساق ان عورتوں کے پیچھے پڑتے تھے۔ جب وہ دیکھتے کہ

---

[51] احمد رضا، ترجمہ کنزالایمان مع خزائن العرفان، تفسیر: نعیم الدین، 789۔

md rḍā ،trğmh knzālāymān mʿ ẖzāyn ālʿrfān ،tfsyr:nʿym āldyn،789

[52] ابوالبرکات حافظ الدین عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی، متوفیٰ 710ھ، تفسیر النسفی معروف بہ مدارک التنزیل و حقائق التاویل(بیروت: دارالکلم الطیب، 1998ھ)، 3/45۔

ābwālbrkāt ḥāfẓ āldyn ʿbdāllh bn āḥmd bn mḥmwd nsfy،mtwfyc710 h،tfsyr ālnsfy mʿrwf bh mdārk āltnzyl w ḥqāyq āltāwyl(byrwt:dārālklm ālṭyb،1998h-45/3،

[53] عثمانی، تفسیر عثمانی، 2/365۔

ʿṯmāny،tfsyr ʿṯmāny-365/2،

کسی عورت نے حجاب کیا ہوا ہے تو وہ یہ کہتے کہ یہ آزاد عورت ہے اس لیے اس سے رک جاتے۔ اور جب وہ دیکھتے کہ پردہ نہیں ہے تو یہ اس پر ٹوٹ پڑتے۔ مجاہد کہتے ہیں:

معنی یہ ہے کہ اپنے اوپر جلباب ڈال لیں تاکہ معلوم ہو کہ یہ آزاد عورتیں ہیں تاکہ کوئی فاسق ان کے ساتھ چھیڑ چھاڑ نہ کرے یا شک نہ کرے۔[54]

عبدالرحمٰن کیلانی کے نزدیک چہرہ پردے کے حکم سے خارج نہیں۔ وہ لکھتے ہیں:

اس حکم کے ذریعے اوباش منافقوں کی چھیڑ چھاڑ کا سد باب کر دیا گیا۔ نبی کی بیویوں، بیٹیوں اور سب مسلمان عورتوں کو حکم دیا گیا کہ بڑی چادریں اپنے سر کے اوپر سے نیچے لٹکا لیا کریں۔ اس سے بآسانی معلوم ہو سکے گا کہ یہ لونڈیاں نہیں بلکہ شریف زادیاں ہیں۔ لہذا منافق انہیں چھیڑ چھاڑ کی جرات نہ کر سکیں گے۔ یہاں یہ وضاحت ضروری ہے کہ بعض حضرات چہرہ کو پردہ کے حکم سے مستثنٰی قرار دیتے ہیں جو کہ غلط توجیہ ہے۔[55]

محمد شفیع لکھتے ہیں:

اس آیت میں حُرّہ یعنی آزاد عورتوں کو ایک خاص طرح کے پردہ کی ہدایت فرمائی کہ چادر کو سر کے اوپر سے لٹکا کر چہرے کو چُھپالیں، تاکہ عام کنیزوں سے ان کا امتیاز ہو جائے اور یہ شریر لوگوں کے فتنے سے محفوظ ہو جائیں۔ اس کا یہ مطلب ہر گز نہیں کہ اسلام میں عصمت و عفت کی حفاظت میں حرائر اور کنیزوں کے درمیان کوئی فرق کر دیا کہ حرائر کی حفاظت کرائی، کنیزوں کو چھوڑ دیا، بلکہ درحقیقت یہ فرق اوباش شریر لوگوں نے خود کر رکھا تھا، کہ حرائر پر دست اندازی کی تو جرات و ہمت نہیں کرتے تھے، مگر اماء یعنی کنیزوں کو چھیڑتے تھے، شریعت اسلام نے ان کے اختیار کردہ اس فرق سے یہ فائدہ اٹھایا کہ عورتوں کی اکثریت تو خود انہی کے مسلمہ عمل کے ذریعہ خود بخود محفوظ ہو جائے، باقی رہا کنیزوں کا معاملہ سو اُن کی عصمت کی حفاظت بھی اسلام میں ایسی ہی فرض و ضروری ہے جیسی حرائر کی۔[56]

---

[54] سید قطب، فی ظلال القرآن، 5/414۔

syd qṭb‹fy ẓlāl ālqrān‹5/414

[55] کیلانی، تیسیر القرآن، 3/611،610۔

kylāny‹tysyr ālqrān‹3/610‹611

[56] محمد شفیع، معارف القرآن، 7/234۔

mḥmd šfy‹mʿārfʾālqrān‹7/234

اس اعتبار سے پردہ کے معاملہ میں یہ بات واضح ہوتی ہے کہ حرائر یا آماء ہوں دونوں کو اسلام تحفظ دیتا ہے۔ پردہ سے وہ انسانی فسادات سے محفوظ ہو جاتی ہیں۔

پیر کرم شاہ لکھتے ہیں:

اگر اس طرح (جیسے آیت میں بیان ہوا) چادر اوڑھ کر چہرہ ڈھانک کر باہر نکلیں گی، تو انہیں دور سے پہچان لیا جائے گا کہ یہ عفت مآب اور عصمت شعار مؤمنہ ہے۔ کسی کو جرات نہیں ہوگی کہ اس کی طرف بُری نظر اٹھا کر دیکھ سکے۔ نیز اگر عورت شرم وحیا کا دامن مضبوطی سے پکڑ لے اور بن سنور کر باہر نہ نکلے، اپنے لباس، اپنی چال سے کسی کو دعوتِ نظارہ نہ دے تو کسی کو مجال نہیں ہوتی کہ وہ اس کی طرف ہوس ناک نگاہوں سے دیکھے۔ اس جملہ سے اس حقیقت کی طرف اشارہ کر دیا گیا کہ اگر تم اس طرح چادر اوڑھ کر نکلو گی تو تمہارے ساتھ کوئی چھیڑ چھاڑ نہیں کرے گا اور تم ہر قسم کی اذیت سے بچ جاؤ گی۔ اسلام نے پردہ اور شرم وحیا کے جو اصول تمہیں بتائے ہیں اُن پر عمل کرنے سے تمہارا ہی بھلا ہو گا۔[57]

ان اقوال سے معلوم ہوتا ہے کہ عورت بدن کو ڈھانپنے کے ساتھ چادر کا کچھ حصہ سر کے نیچے چہرہ بھی لٹکا لے۔ اسلام نے عورت کو حجاب کا حکم دے کر تحفظ دیا ہے نہ کہ اسے کھلی چھٹی دے دی ہے کہ جو چاہے کرے۔ حجاب کرنے میں حرہ اور آماء دونوں برابر ہیں، تاہم ان کے ستر میں تحدید بیان کی گئی ہے اور فرق بیان کیا گیا ہے۔

خلاصۂ بحث:

تمام مفسرین کی آراء کو سامنے رکھتے ہوئے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ پہلے دور میں جب فتن کم تھے تب بھی پردے کا رجحان موجود تھا جب کہ آج کے دور میں مفسرین نے اس بات پر زیادہ زور دیا ہے کہ پردہ عورت کے تحفظ میں زیادہ کردار ادا کرتا ہے۔ پردے کا پہلا تصور خاص تھا مگر موجودہ تصور میں کافی فرق واقع ہوا ہے۔ پہلا تصور یہ تھا کہ پردہ جلباب یعنی بڑی چادر سے کیا جائے اور اس کو سر پر ڈھانپ لیا جائے مگر عصرِ حاضر میں اس میں بھی تبدیلی واقع ہوئی ہے۔ پھر پہلے مفسرین سے یہ بات ثابت ہے کہ پہلے دور میں ہاتھ اور چہرہ اس کو کھلا رکھنے کی اجازت

---

[57] ازہری، تفسیر ضیاء القرآن، 4/96۔

āzhry‹tfsyr ḍyā'ālqrān‹4/96

تھی۔ مگر موجودہ دور کے مفسرین نے اس بات کی وضاحت اس طرح کی ہے کہ صرف شوہر کے سامنے کی یہ بات ہے جب کہ عام طور پر عورت اپنا چہرہ بھی ڈھانپ کر رکھے اس کی علت انہوں نے یہ بیان کی ہے کہ چہرہ کی وجہ سے ہی تو فتن کا آغاز ہوتا ہے۔ اس لیے عورت نے اگر چہرہ کا پردہ نہ کیا تو اس سے عام فتنوں میں اضافہ ہو گا۔ ایک حیادار گھرانے سے تعلق رکھنے والی حوا زاد خاتون ہمیشہ شریعتِ اسلامیہ کے مطابق ہی زندگی بسر کرتی ہے۔ لہٰذا حیادار خاتون دوسروں کے لیے بھی مثالی نمونہ بنتی ہے، اس اعتبار سے خواتین کو چاہیے کہ پردہ کو لازمی اپنی زندگی کا جزو بنائیں تاکہ معاشرے میں اچھائی کو فروغ ملے۔